نقائص از بر کراتے ہیں۔ اس طرح اسلام کی ترویج و اشاعت اور سر بلندی کا کام پس پشت چلا گیا ہے اور مسالک کے مخصوص مسائل کو عام کرنے پر پوری تندہی سے کام ہو رہا ہے۔ اسی صورت حال نے مصنف کو قلم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر طبقے کے علماء اس نازک صورتِ حال کے پیش نظر گروہی اور مسلکی اختلافات سے صرف نظر کریں اور کتاب و سنّت کی محکم، مستند اور غیر متنازعہ تعلیمات کو عام کرنے میں بھرپور کردار ادا کریں۔ اُمت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے سلسلہ میں مصنف نے چند شخصیات کی مساعی کو سراہا ہے جن کے علم و عمل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اتحادِ اُمت کے کام کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ان شخصیات میں امام ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ، علامہ اقبال، ابوالحسن علی ندوی، ابوالاعلیٰ مودودی، سیّد جمال الدین افغانی اور مولانا الطاف حسین حالی رحمہم اللہ تعالیٰ نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ وحدتِ اُمت مسلمہ کے سلسلہ میں فکر اقبال خاص طور پر صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو نہایت مؤثر انداز میں فرقہ بندی کا ردّ کرتا اور روئے ارضی کے تمام مسلمانوں کو رشتۂ اخوت مضبوط کرنے کا درس دیتا ہے۔

یہ کتاب وقت کی ضرورت اور فکر انگیز ہے۔ خاص طور پر واعظ اور خطیب حضرات اور مختلف مسالک کے ذمہ دار افراد کو اس کتاب کے ذریعے صحیح سمت متعین کرنے کے لئے کہا گیا ہے، یعنی علمائے اُمت کو مسالک کی ترویج و اشاعت کی بجائے اسلام کی پیش رفت میں کوشاں ہونا چاہئے۔

کتاب مضبوط جلد میں محفوظ کی گئی ہے، تاہم کمپوزنگ کی بے شمار غلطیاں ہیں جن میں کچھ غلطیاں تو فاش نوعیت کی ہیں، جو مطالعہ کرنے والے کے لئے تکدر خاطر کا موجب ہیں۔ بعض آیات کے حوالہ جات میں بھی ابہام ہے۔ نیز کچھ آیات کے ترجمہ میں غیر محتاط انداز بھی نظر آتا ہے۔